حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ

کی

نمازِ جنازہ کا امام کون؟

الِ رسول احمد الاشرفی القادری کٹیہاری

Published By: Jamia Ahsanul Banat Katihar

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الصلاۃ والسلام علیک یا سیدی یا خیر خلق اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قلم کی آواز

شہزادۂ ریحان ملت حضرت مولانا سبحان رضا خاں سجادہ نشین ومتولی خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ بریلی شریف

شیخ الاسلام علامہ سید شاہ محمد مدنی میاں اشرفی الجیلانی جانشین محدث اعظم ہند کچھوچھہ شریف

حضرت مفتی محمد اختصاص الدین اجملی نوری مرکزی مدرسہ اہلسنت اجمل العلوم مرادآباد

صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی، پاکستان

مولانا صالح قادری نوری بریلوی غفرلہ منظر اسلام سوداگران بریلی شریف

مولانا محمد انتخاب قدیر صاحب نعیمی قدیری مرادآبادی

حضرت مولانا محمد ہارون جامعی

حضرت مولانا جابر احمد اشرفی

تیری نسل پاک میں بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

آوازدو!
انصاف کوانصاف کہاں ہے؟؟؟

دیوبندیوں نے درس نظامی کی کتب سے ماتن یا محشی کے طور پر اپنے علماء کا نام لکھ کر شائع کروادیا اور اصل لوگوں کے اسماء حذف کر دیئے گئے جن کا آپریشن مجلس برکات مبارک پور کے ذریعہ ہوا اسی طرح جنگ آزادی میں جو علماء کرام شامل تھے ان میں اپنے علماء کرام کے اسماء شامل کر دیئے اور سنی صوفی (اہلسنت وجماعت) علماء کرام کو اپنے علماء کے طور پر پیش کیے !!!
علمی اور تاریخی خیانت کے مرتکب ہوئے.....

موجودہ دور میں زیادہ تر سنی اوقاف میں نام کے سنی بن کر دیوبندی، سلفی، ندوی وغیروں نے قبضہ کر لیا اور ہمیں لفظ بریلوی کا ٹائٹل تھما کر خود کو سنی کہلوانے لگ گئے اور نہ ہم نے کبھی تواریخ پر غور کیا۔ جس کا نتیجہ ہم سب کے سامنے ہیں ہماری مسجدیں سنی وقف بورڈ کے ذریعہ ہم سنیوں سے ہی چھینی جارہی ہے اس پر سے بدمذہبوں کے امام شان وشوکت کے ساتھ ہمارے بھولے بھالے مسلمانوں کی سب سے قیمتی دولت "ایمان" کو لوٹنے کا حربہ استعمال کر رہے ہیں۔ ہم نے اپنی تواریخ کو بھلادیا ہم کسی کی ہٹ دھرمی کو قبول کر لئے۔ یہ سب تواریخ کو یاد نہ رکھنے کا وبال ہے۔ اسی طرح سے کچھ اسکولوں میں اسلام کے بارے میں غلط بیانی سے کام لی جارہی ہے تاکہ علم کی حاصل کرنے والے طلباء کو حقیقت سے دور دور تک کوئی جانکاری نہ ہو اور آگے چل کر یہی طلباء اسلام کے خلاف زہر اگلتے نظر آتے ہیں۔ اسلئے دین اسلام کی کوئی بھی تواریخ ہو اس کو بچانا اور لوگوں تک حقیقت کو پہونچانا ہم سب کا فرض ہے۔

آج کل سوشل میڈیا میں حضور مفتی اعظم ہند کی نماز جنازہ کا امام کے تعلق سے ایک ایسی بات (جو عینی شاہدین کو جھوٹا بنادے) جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی ہے۔ اور تاریخ کو مسخ کرنے کی ناپاک کوشش کی جارہی ہے یہ کام حیات تاج الشریعہ کے مرتب مولانا مفتی شہاب الدین صاحب کر رہے ہیں ... استغفراللہ... دن دہاڑے تاریخ کا خون کر رہے ہیں۔ جبکہ یہ معاملہ چھُپی نہیں چھاپی گئی ہے۔ جس کی عبارت آپ بھی ملاحظہ کریں جس میں آپ کو مزید غلطیاں نظر آئینگے ہم نے نشاندہی کر دی ہیں:
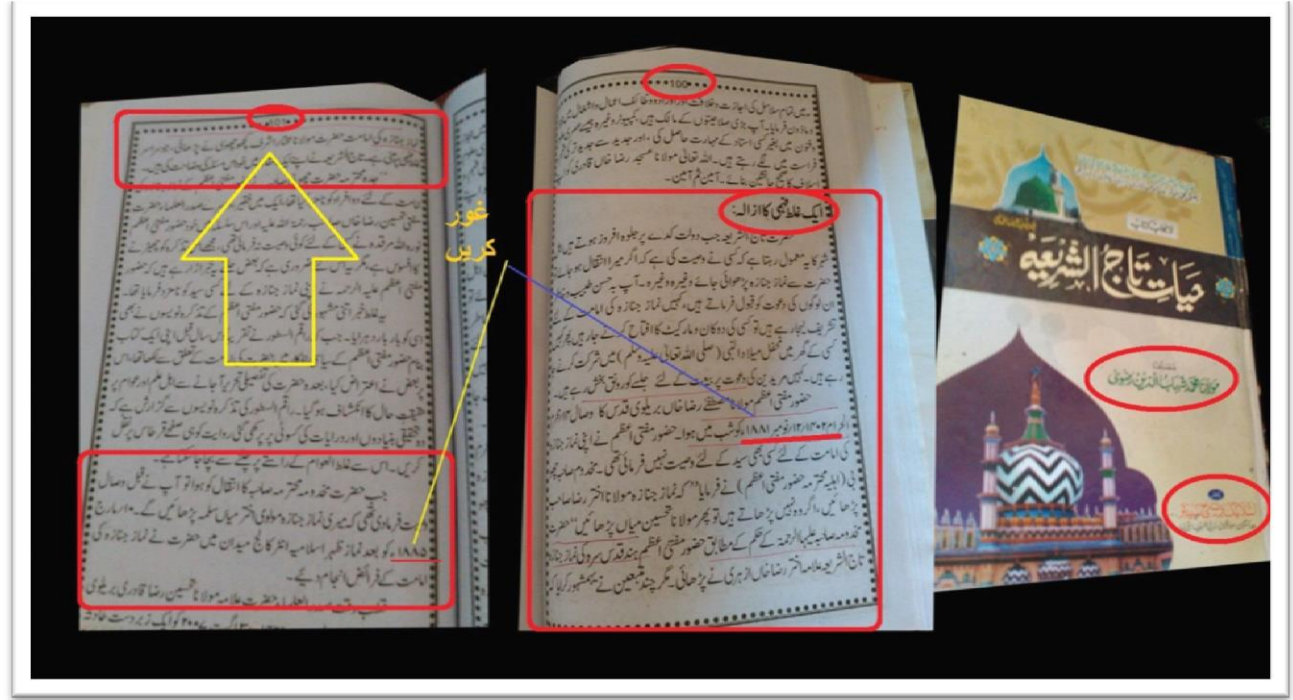
"حضور مفتی اعظم مولانا مصطفےٰ رضا خاں قادری بریلوی قدس کا وصال ۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۲ ہجری ۱۲ نومبر ۱۸۸۱ء کو شب میں ہوا۔ حضور مفتی اعظم نے اپنی نماز جنازہ کی امامت کے لئے کسی بھی سید کے لئے وصیت نہیں فرمائی تھی۔ مخدوم صاحبہ چھوبی (اہلیہ محترمہ حضور مفتی اعظم) نے فرمایا" کہ نماز جنازہ مولانا اختر رضا خاں صاحب پڑھائیں اگر وہ نہیں پڑھاتے ہیں تو پھر مولانا تحسین میاں پڑھائیں" حضرت مخدوم صاحبہ علیہا الرحمۃ کے حکم کے مطابق حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ کی نماز جنازہ تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری نے پڑھائی"۔ (حیات تاج الشریعہ صفحہ نمبر ۱۰۰)

جس میں اس بات کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور اس معاملے کو اچھالنے کا کوئی فائدہ بھی نہیں ہے مگر تواریخ کو زندہ رکھنے کے لئے بہت ہی ضروری ہے کہ ان تمام ثبوتوں کو پیش کر کے انصاف کا دروازہ کھٹکٹایا جائے میں امید کرتا ہوں کہ انصاف ضرور ملے گا۔ اگر نہیں تو "ایک غلط فہمی کے ازالے کا ازالہ" خاص و عام کو تو معلوم ہو جائے گا۔ آیئے سابقہ تواریخ کو کھنگالتے ہیں کہ حضور مفتی اعظم ہند کی نماز جنازہ کا امام کون تھے اور کس کس نے اپنی ماتھے کی آنکھوں سے دیکھا ہے؟ ایسے تو تقریباً پانچ لاکھ مسلمانوں نے آپکی نماز جنازہ ادا کی ہیں بعض ان میں سے کچھ حیات ہیں اور کچھ پردہ کر چکے ہیں ۔

حضرت قبلہ نے کبھی بھی کسی نابالغ بچے سے نذرانہ نہیں لیا ہے۔ارشاد فرماتے تھے کہ نابالغ جب مالک نہیں بن سکتا تو کسی کو مالک بھی نہیں بنا سکتا ہے۔اور نہ ہی حضرت قبلہ تعویذ کے بعد نذرانہ لیتے تھے۔بلکہ اگر تعویذ کے بعد کسی نے نذرانہ دیا تو اظہار ناراضی فرماتے تھے اور تعویذ واپس لے لیتے تھے کہ میں تعویذ کی اجرت نہیں لیتا ہوں۔یہ سب اس وجہ سے تھا کہ حضرت قبلہ علم وعمل کے پیکر تھے۔حضرت قبلہ دوران سفر بھی غیر مسلم سے چائے دودھ کھانا نہیں خریدتے تھے۔اگر ضرورت ہوتی تو صرف پھل خرید لیتے،یہ حضرت قبلہ کا تقویٰ پر عمل تھا۔

حضرت قبلہ نے زندگی بھر کسی ڈاکٹر سے علاج نہ کرایا اور نہ ہی رقیق دوا استعمال فرمائی کہ اس میں الکحل کا اثر ہوتا ہے۔جو شراب کی ایک قسم ہے۔

حضرت قبلہ نے کبھی بھی تعویذات وتحریرات میں پین کی روشنائی استعمال نہ فرمائی کہ اس میں اسپرٹ ہوتا ہے۔اس میں شراب کا اثر ہے۔

حضرت قبلہ کے [illegible]

حضرت قبلہ کو میں نے کبھی امامت کرتے نہیں دیکھا ہے،فرمایا کرتے تھے۔اللہ میری نماز قبول فرمائے۔دوسروں کی ذمہ کیوں اپنے ذمہ لوں؟ یہ بڑی احتیاط کی بات تھی۔

حضرت سرکار مفتی اعظم کی خداداد مقبولیت :

حضور قبلہ کو اپنی حیات میں بے پناہ مقبولیت حاصل تھی۔عوام وخواص اپنے بے گانے سب آپ کی ذات بابرکات سے اچھی طرح واقف تھے آپ کی عبادت وریاضت،تقویٰ وطہارت،امانت ودیانت،عالم اسلام میں مشہور تھی۔آپ کے مریدین،متوسلین،معتقدین کی تعداد لاکھوں ہے۔حضور قبلہ کو حیات سے زیادہ بعد وفات مقبولیت وشہرت حاصل ہوئی۔حضرت قبلہ کے وصال کی خبر آل انڈیا ریڈیو،پاکستان ریڈیو،بنگلہ دیش ریڈیو،بی.بی.سی.لندن ریڈیو نے اپنی اپنی خبروں میں برابر نشر کی،حضرت کی نماز جنازہ میں تقریباً دس لاکھ کا مجمع تھا۔الجمعیۃ مخالف اخبار نے بھی نماز جنازہ میں پانچ لاکھ کا مجمع لکھا ہے۔حضرت قبلہ کے جنازہ میں ہزاروں علما،حفاظ،قرا،مفتیان کرام موجود تھے۔علما ومشائخ کا بے پناہ ہجوم تھا۔تیس اسلامی ممالک کے سفرا اپنے اپنے ملکوں کے نمائندہ بن کر جنازہ میں نئی دہلی سے آئے تھے۔ممبران پارلیمنٹ،ممبران اسمبلی ووزرا حکام کی تعداد بے شمار تھی۔غرضے کہ خلق خدا الڈ آئی تھی۔انسانوں کا سیلاب تھا جو جنازہ میں شرکت کے لیے آیا تھا۔

سرکار مفتی اعظم کی نماز جنازہ اشرف المشائخ،شہزادۂ رسول،حضرت مولانا مفتی الحاج الشاہ سید محمد مختار اشرف صاحب قبلہ اشرفی جیلانی سجادہ نشین سرکار کلاں کچھوچھہ مقدسہ نے پڑھائی ہے۔یہ خاکسار بھی اپنے مرشد کی نماز جنازہ میں تیسری صف میں موجود تھا۔
مولیٰ تبارک وتعالیٰ سرکار مفتی اعظم کے فیوض وبرکات کو تا قیامت جاری وساری رکھے آمین۔یارب العالمین۔

☆☆☆

حضور مفتی اعظم ہند کی نماز جنازہ کا امام

حضرت مفتی محمد اختصاص الدین اجملی نوری ناظم اعلیٰ مرکزی مدرسہ اہلسنت اجمل العلوم سنبھل، مرادآباد

ثبوت نمبر ۱:

شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا نوری علیہ الرحمہ کی نماز جنازہ اشرف المشائخ حضرت مولانا مفتی الحاج سید مختار اشرف صاحب قبلہ اشرفی جیلانی (علیہ الرحمۃ) سجادہ

نشین سرکار کلاں کچھوچھہ مقدسہ نے پڑھائی ہے۔ یہ خاکسار بھی اپنے مرشد کی نماز جنازہ میں تیسری صف میں موجود تھا۔

حوالہ: جہان مفتی اعظم صفحہ نمبر ۲۶۴ "بعنوان: عالم باعمل سرکار مفتی اعظم

صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری

عزیمت سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر پابندی سے عمل پیرا ہوتا تھا۔ آپ اسوۂ حسنہ کا پیکر اور قرآنی فرمان "وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (سورۃ /) کا مظہر تھے۔
بقول علامہ اقبال آپ کی سب سے بڑی کرامت یہ تھی۔

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان
جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
انسانوں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

وصال: آپ ۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ / ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء رات ایک بج کر چالیس منٹ پر کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ وصال کے وقت آپ کی عمر ۹۱ سال تھی۔ آپ کے وصال کی خبر دنیا کے تمام مشہور ریڈیو اسٹیشنوں سے نشر کی گئی۔ آپ کا جنازہ اسلامیہ کالج بریلی کے میدان میں پڑھایا گیا۔ نماز جنازہ حضرت مولانا سید مختار اشرف علیہ الرحمۃ سجادہ نشین کچھوچھہ شریف نے پڑھائی۔ آپ کے جنازے میں ہندوستان کی مرکزی و صوبائی حکومتوں کے نمائندوں کے علاوہ اعلیٰ سول افسران، اور تمام اسلامی ملکوں کے سفیروں اور میڈیا و اخبارات کے نمائندوں نے شرکت کی۔ لاکھوں افراد نے آپ کے جنازے میں شرکت کی۔ اخباری رپورٹ کے مطابق دنیا کے کسی مذہبی رہنما کے جلوسِ جنازہ میں اتنی بڑی تعداد میں کسی مذہب و ملت کے افراد نے آج تک شرکت نہیں کی۔ آپ کو اپنے والد ماجد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا ... بریلوی قدس سرہ کے بائیں پہلو میں ... سے فیض ہوتے ہیں۔

آپ کے قائم مقام ... علامہ مفتی اختر رضا ... جس کے آخری شعر میں تاریخ وصال درج ہے

سنقلون اختر رحلة سيدي
فقلت عظيم الشان ليتنا الدار
۱۴۰۲ھ

علامہ مولانا سید محمد قائم رضوی قتیل داناپوری علیہ الرحمۃ نے فارسی میں ایک معنّی نظم لکھی جس کے آخری شعر سے تاریخ ہجری و عیسوی استنباط ہوتی ہے۔

من ہم قتیل آہ! ازیں حادثہ کہم
ہاتف بگفت سال چو پرسید مش کہ چیست
ہجریست سال" سوئے بہشت بزرگ قمر" (۱۴۰۲ھ)
" پرواز کرد مفتی اعظم " بہ عیسوی ست (۱۹۸۱ء)

کتابیات

حضور مفتی اعظم ہند کی نماز جنازہ کا امام

صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی، پاکستان

ثبوت نمبر۲:

وصال: شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا نوری علیہ الرحمہ ۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۲ / ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ رات نو بج کر چالیس منٹ پر کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ وصال کے وقت آپ کی عمر ۹۱ سال تھی۔ آپ کے وصال کی خبر دنیا کے تمام مشہور ریڈیو اسٹیشنز سے نشر کی گئی۔ آپ کا جنازہ اسلامیہ کالج بریلی کے میدان میں پڑھایا گیا۔ نماز جنازہ حضرت مولانا سید مختار اشرف علیہ الرحمۃ سجادہ نشین کچھوچھہ شریف نے پڑھائی۔

حوالہ: جہان مفتی اعظم صفحہ نمبر ۳۶۲" بعنوان: مفتی اعظم ایک ہمہ جہت شخصیت

مفتی اعظم کا استقلال و استقامت

علامہ سید محمد مدنی میاں اشرفی الجیلانی

جب وہ نگاہوں سے روپوش ہوئے تو دنیا چیخ پڑی۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ۲۰ لاکھ انسانوں کا جم غفیر ہر طرف سے اکٹھا ہو گیا۔

حضور مفتی اعظم کی آخری خواہش تھی کہ میری نماز جنازہ آل رسول فرزند غوث اعظم پڑھائے۔ رب کریم نے اپنے فضل و کرم سے پوری فرمادی۔ اور فرزند غوث الثقلین، سجادہ نشین آستانہ عالیہ، اشرفیہ سرکار کلاں مولانا سید مختار اشرف اشرفی الجیلانی دامت برکاتہم العالیہ کو کچھوچھہ شریف سے بریلی شریف پہنچادیا۔ جس خدا کی رضا میں حضور مفتی اعظم ہند نے اپنی ساری زندگی گزاردی وہ خدا حضور مفتی اعظم کی رضا کی تکمیل کو اپنے ذمہ کرم میں کیوں نہ رکھتا؟ المختصر جس پہلو اور جس گوشے سے دیکھا جائے اس اعتراف کے بغیر چارہ کار نہیں کہ حضور مفتی اعظم کی ذات قدسی صفات پر رب کریم کی بے حد نوازشیں تھیں [illegible]

انہیں مخصوص انعام والوں میں رکھا جن کا راستہ ہی سیدھا راستہ ہے۔

سیدھے راستے کی تلاش میں سرگرداں رہنے والو! [illegible]

حالت سفر میں قلم برداشتہ یہ چند سطریں [illegible] کی فہرست میں میرا بھی نام آجائے۔ اب آخر [illegible] چہلم کے موقع پر ہونے والے مشاعرہ کے لیے منتخب کیا گیا تھا۔

نور احمد کا رخ پاک پہ ہالہ ہوگا
روز و شب مرقد نوری میں اجالا ہوگا

☆☆☆

جہان مفتی اعظم ۲۳۲

شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی میاں اشرفی الجیلانی جانشین محدث اعظم ہند کچھوچھہ شریف

ثبوت نمبر۳:

حضور مفتی اعظم کی آخری خواہش تھی کہ میری نماز جنازہ آل رسول فرزند غوث اعظم پڑھائے ۔ رب کریم نے اپنے فضل و کرم سے پوری فرما دی اور فرزند غوث الثقلین ، سجادہ نشین آستانہ عالیہ ، اشرفیہ سرکار کلاں مولانا سید مختار اشرف اشرفی الجیلانی (علیہ الرحمہ) کو کچھوچھہ شریف سے بریلی شریف پہونچادیا۔ جس خدا کی رضا میں حضور مفتی اعظم ہند نے اپنی ساری زندگی گزار دی وہ خدا حضور مفتی اعظم کی رضا کی تکمیل کی۔

حوالہ: جہان مفتی اعظم صفحہ نمبر ۲۳۲ "بعنوان: مفتی اعظم کا اسقلال واستقامت

خانوادۂ اشرفیہ کے اکابرین

آپ نے مجھے گنہگار کر دیا۔ جب تک میرا ہاتھ چوم نہیں لیا اس وقت تک میرا ہاتھ نہیں چھوڑا۔ جیسے ہی ہاتھ چھوڑا میں نے ہاتھ کو اپنی طرف کھینچ لیا اور سامنے والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ میں نے دیکھا کہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کچھ کرب کی حالت میں ہیں، جو چہرے سے صاف عیاں ہو رہا تھا۔ میں نے کہا حضور! کچھ عرض کروں گردن ہلا کر (ہاں میں) اشارہ فرمایا۔ میں نے کہا حضور! میں نے جو آپ کی دست بوسی کی ہے وہ ایک سچے تائب رسول کی دست بوسی کی ہے۔ حضور آپ نے عشق رسول و آل رسول ﷺ میں دست بوسی کی ہے تو حضور! آپ گنہگار ہوئے اور نہ میں۔ میرے اس برجستہ جواب پر مسکرا دیے اور ٹرین نے تیز رفتاری اختیار کر لی۔" (اشرف العلماء نمبر ماہ نور فروری، مارچ ۲۰۰۸ء ص: ۹۶)

اسی ضمن میں حکیم صاحب علیہ الرحمہ نے حضور مفتی اعظم ہند کے وصال کے وقت حضرت مخدوم المشائخ سید شاہ محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی سرکار کلاں علیہ الرحمۃ والرضوان کے بریلی شریف جانے اور حضور مفتی اعظم ہند کے جنازہ پڑھانے کا واقعہ بھی تحریر کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

"...مفتی اعظم ہند کے وصال کی خبر ابھی مشتہر بھی نہیں ہوئی تھی اور سرکار کلاں علیہ الرحمہ نے کچھوچھہ میں ایک روز قبل سے ہی کہنا شروع کر دیا کہ بھئی مجھے کل بریلی جانا ہے۔ سیالدہ (ٹرین) پکڑنا ہے۔ گاڑی منگواؤ اکبر پور چلنا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ حضور! سیالدہ کچھوچھہ سے بھی چل کر پکڑی جا سکتی ہے۔ اس پر میرے حضرت نے فرمایا نہیں بھائی تم لوگ نہیں جانتے ہو۔ حضرت کی بے چینی کو دیکھ کر لوگوں نے فوراً گاڑی منگائی اور ۱۸ گھنٹے پہلے اکبر پور پہنچ گئے۔ اس کے بعد ریڈیو اور دیگر ذرائع سے

مولانا محمد ہارون اشرفی جامعی

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے وصال کی خبر مشتہر ہوئی۔ حضور سرکار کلاں صبح کو سیالدہ (ٹرین) سے بریلی کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور اپنے معمول سے ہٹ کر کوئی سامان بھی اپنے ساتھ نہیں لے گئے۔ صرف سادہ لباس میں پہنچ کر حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی نماز جنازہ کی اجازت رحمانی میاں سے مانگی۔ رحمانی میاں نے فرمایا کہ آپ تو خود ہی وکیل اور وارث ہیں آپ نماز پڑھائیں۔ پھر حضرت نے مفتی اعظم ہند کے جنازے کی امامت فرمائی۔

جب میری ملاقات قبلہ بھائی جان (اشرف العلماء حضرت مولانا سید شاہ حامد اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ) سے ہوئی تو فرمایا دیکھو تو احمد! کیسے بھائی جان (حضرت سرکار کلاں علیہ الرحمہ) بریلی پہنچ گئے میں نے کہا قبلہ بھائی جان یہ تو مفتی اعظم ہند کی ولایت تھی اور حضرت سرکار کلاں کی ڈیوٹی تھی جو انہوں نے ادا کی۔ میں نے سنا ہے کہ ولی کی نماز جنازہ ولی ہی پڑھاتے ہیں۔ فرمایا یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہے مگر یہاں ایسا ہی ہوا [illegible] [illegible] شک ہے اور [illegible] شک ہے۔ اس پر میری زبان سے برجستہ الحمد للہ نکلا اور میں نے کہا میں نے بھی سچا پایا۔ گفتگو کو آگے بڑھاتے ہوئے میں نے عرض کیا کہ قبلہ بھائی جان! میں نے اور مولانا غلام جیلانی صاحب کے بڑے صاحبزادے یزدانی میاں نے حضور مفتی اعظم ہند کو قبر تک پہنچایا اور مجھے اتارا۔ اس پر فرمایا۔ یہ تم لوگوں کی خوش نصیبی و فضل الٰہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو یہ ایسا موقع عنایت فرمایا۔" (اشرف العلماء نمبر ماہ نور فروری، مارچ ۲۰۰۸ء ص: ۹۷)

Namaz e Janazah
Proof No: 04

مئی ۲۰۱۲ء ۱۰۱ شیخ اعظم

(حضرت مولانا محمد ہارون جامعی)

ثبوت نمبر۴:

حکیم سید احمد حسین کوثر جیلانی علیہ الرحمہ جو حضور سید محمد مصطفی اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کے فرزند ہیں آپ حضور مفتی اعظم ہند کے وصال کے وقت حضرت مخدوم المشائخ سید شاہ محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی سرکارکلاں علیہ الرحمۃ والرضوان کے بریلی شریف جانے اور حضور مفتی اعظم ہند کے جنازہ پڑھانے کا واقعہ بھی تحریر کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

"مفتی اعظم ہند کے وصال کی خبر ابھی مشتہر بھی نہیں ہوئی تھی اور سرکار کلاں علیہ الرحمہ نے کچھوچھہ میں ایک روز قبل ہی سے کہنا شروع کر دیا کہ بھئی کل بریلی جانا ہے۔ سیالدہ (ٹرین) پکڑنا ہے گاڑی منگواؤ اکبر پور (ریلوے اسٹیشن) چلنا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ حضور! سیالدہ کچھوچھہ سے بھی چل کر پکڑی جا سکتی ہے۔ اس پر میرے حضور نے فرمایا نہیں تم لوگ نہیں جانتے ہو۔

حضرت کی بے چینی کو دیکھ کر لوگوں نے فوراً گاڑی منگائی اور ۱۸ گھنٹہ پہلے اکبر پور پہونچ گئے۔ اس کے بعد ریڈیو اور دیگر ذرائع سے حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے وصال کی خبر مشتہر ہوئی۔ حضور سرکار کلاں صبح کو سیالدہ (ٹرین) سے بریلی کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور اپنے معمول سے ہٹ کر کوئی سامان بھی اپنے ساتھ لے کے نہیں گئے۔ صرف سادہ لباس میں پہونچ کر حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی نماز جنازہ کی اجازت رحمانی میاں سے مانگی۔ رحمانی میاں نے فرمایا کہ آپ تو خود ہی کفیل اور وارث ہیں آپ پڑھائیں۔ پھر حضرت نے مفتی اعظم ہند کے نماز جنازے کی امامت فرمائی۔ جب میری ملاقات قبلہ بھائی جان (اشرف العلماء حضرت مولانا سید حامد اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ) سے ہوئی تو فرمایا:

دیکھو تو سہی احمد! کیسے بھائی جان (حضرت سرکار کلاں علیہ الرحمہ) بریلی پہونچ گئے میں نے کہا قبلہ بھائی جان یہ تو مفتی اعظم ہند کی ولایت تھی اور حضرت سرکار کلاں کی ڈیوٹی تھی جو انہوں نے ادا کی۔

حوالہ: شیخ اعظم "بعنوان: خانوادۂ اشرفیہ صفحہ نمبر ۱۰۰ تا ۱۰۱

نے اپنی بیعت کے سلسلے میں کیا ہے جو آپ بیان فرماتے ہیں
کہ میرا والد صاحب قبلہ (حضور محدث اعظم ہند) سے
بیعت ہونے کا ارادہ تھا والد صاحب تک جب یہ بات پہنچی
تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ "میری سنت پر عمل کرو میں اپنے
ماموں سے مرید ہوا تم اپنے ماموں (حضور سرکار کلاں)
سے مرید ہو جاؤ حضرت محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ اگرچہ عمر
[illegible]
نے ہمیشہ [illegible]
ہزار اصرار کے باوجود بھی آپ کی مسند پر آپ کی جگہ نہیں
بیٹھے۔ (بزبان حضور سرکار کلاں و شیخ اعظم علیہما الرحمہ)

Namaz e Janazah
Proof N0: 05

حضرت ابو محمد سید احمد اشرف اشرفی جیلانی پاکستان

آپ مخدوم المشائخ علیہ الرحمہ کے متعلق رقم طراز
ہیں۔ حضرت قبلہ خانوادۂ اشرفیہ کے ہی نہیں بلکہ پوری ملت
اسلامیہ کے ایسے روشن آفتاب ہیں جن سے خواص و عوام
یکساں طور پر روحانی روشنی حاصل کرتے ہیں آپ کا فیض
روحانی جاری وساری ہے۔ آپ ایک ہمہ صفت موصوف
شخصیت ہیں۔ روحانیت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہیں شریعت
طریقت میں اعلیٰ درجے کی حامل شخصیت ہیں تشنگان
روحانیت کی اپنے علم و فضل اور نگاہ کیمیا اثر سے پیاس بجھا
رہے ہیں (ماہنامہ المیزان ممبئی جلد ۱۱ شمارہ ۷)

شیخ الاسلام حضرت علامہ سید شاہ [illegible] مدنی اشرفی جیلانی کا خراج عقیدت

آپ فرماتے ہیں کہ خاندان کا ہر چھوٹا بڑا آپ کا
[illegible] مرید ہے یہ آپ کے ولایت و روحانیت کے اعلیٰ
مرتبہ اور اتباع شریعت کے بلند مقام پر فائز ہونے کی
دلیل ہے کیونکہ باہر تو ہر آدمی ولی بن جاتا ہے لیکن گھر
والے بڑی مشکل سے مانتے ہیں۔

نبیرۂ اعلیٰ حضرت کے نزدیک

شہزادۂ ریحان ملت حضرت علامہ و مولانا سبحان
رضا خاں سجادہ نشین و متولی خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ
بریلی شریف لکھتے ہیں کہ سرکار کلاں خانوادۂ اشرفیہ کے
ایک مسلم الثبوت فرد کامل تھے ان کی ذات ستودہ صفات
محتاج تعارف نہیں سرکار کلاں اپنے معاصرین میں ممتاز
حیثیت کے مالک تھے علماء کی انجمن میں جاذب نظر اور
مرکز نگاہ رہتے تھے اور ہزاروں ہزار کے مجمع اہل سنت
میں قابل دید شیخ طریقت معلوم ہوتے تھے نہایت وجیہ،
چہرۂ انور بارعب، سراپا نور، علم و عمل سے معمور و جو نسبت
سرکار دو عالم ﷺ کی برکات لئے ہوئے جس کے متعلق
میرے جد کریم مجدد اعظم امام احمد رضا خاں فاضل
بریلوی قدس سرہ القوی ارشاد فرماتے ہیں۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

مجھ فقیر رضوی کے والد ماجد حضور ریحان ملت
سیدی علامہ شاہ الحاج مفتی ریحان رضا خاں صاحب
نور اللہ مرقدہٗ سرکار کلاں سے قلبی محبت فرماتے تھے اور
انکے ادب احترام میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے تھے میرے
جد کریم حضور مفتی اعظم ہند علامہ شاہ الحاج مفتی مصطفیٰ
رضا خاں صاحب رضی اللہ عنہ کا جب وصال مبارک ہوا
تو میرے والد ماجد علیہ الرحمہ نے آپ ہی کو نماز جنازہ کی
امامت کے لئے منتخب فرمایا اور حضور مفتی اعظم ہند علیہ
الرحمہ کی خواہش کے مطابق کہ میرے جنازہ کی نماز کوئی

حضور مفتی اعظم ہند کی نماز جنازہ کا امام

شہزادۂ ریحان ملت حضرت مولانا سبحان رضا خاں

سجادہ نشین و متولی خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ بریلی شریف

ثبوت نمبر۵:

شہزادہ ریحان ملت حضرت علامہ و مولانا سبحان رضا خاں سجادہ نشین و متولی خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ بریلی شریف لکھتے ہیں کہ سرکار کلاں خانوادۂ اشرفیہ کے ایک مسلم الثبوب فرد کامل تھے ان کی ذات ستودہ صفات محتاج تعارف نہیں سرکار کلاں اپنے معاصرین میں ممتاز حیثیت کے مالک تھے انجمن میں جاذب نظر اور قابل دید شیخ طریقت معلوم ہوتے تھے نہایت وجیہ چہرۂ انور بارعب، سراپا نور، علم و عمل سے معمور و جو دنسبت سرکار دوعالم ﷺ کی برکات لئے ہوئے جس کے متعلق میرے جد کریم مجدد اعظم امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ القوی ارشاد فرماتے ہیں:

تیری نسل پاک میں بچہ بچہ نور کا

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

مجھ فقیر کے والد ماجد حضور ریحان ملت سیدی علامہ شاہ الحاج مفتی ریحان خان صاحب نوراللہ مرقدہ سرکار کلاں سے قلبی محبت فرماتے تھے اور انکے ادب احترام میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے تھے میرے جد کریم حضور مفتی اعظم ہند علامہ شاہ الحاج مفتی مصطفی رضا خاں رضی اللہ عنہ کا جب وصال ہوا تو میرے والد ماجد علیہ الرحمہ نے آپ ہی کو نماز جنازہ کی امامت کے لئے منتخب فرمایا اور حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی خواہش کے مطابق کہ میرے نماز جنازہ کی سید صاحب سے پڑھائیں اور آپ ہی سے نماز جنازہ پڑھوائیں۔

حوالہ: شیخ اعظم نمبر، بعنوان سرکار کلاں ارباب نظر میں صفحہ ۸۴-۸۵ ماہ مئی ۲۰۱۲

www.nooremadinah.net/EnglishBooks/Mufti-e-Azam-e-Hind/Mufti-e-Azam-e-Hind.asp

Namaz E Janazah
Proof No: 06

person to notice this Karaamat was Hazrat Allamah Mohammed Akhtar Raza Khan Azhari. He showed this to everyone. Mufti-e-Azam-e-Hind *(radi Allahu anhu's)* fingers did not move until the area was properly covered.

"Zinda hojate he jo marte he haq ke Naam par, Allah, Allah Maut ko kis ne Masiha Kardiya"

"Janaaze se utha kar haath Pakri Chaadare Aqdas, He too Zinda He ye Zinda Karaamat Mufti e Azam"

JANAZA SALAAH :

As he had wished, the Janaza Salaah of Mufti-e-Azam-e-Hind *(radi Allahu anhu)* was performed by Maulana Sayed Mukhtar Ashraf Jilani at the Islamia Inter College grounds in Bareilly Shareef. **Two and a half million (2 500 000) Muslims attended his Janazah Salaah.** Mufti-e-Azam-e-Hind *(radi Allahu anhu)* is buried on the left-hand-side of Sayyiduna A'la Hazrat *(radi Allahu anhu)*. Those who lowered Mufti-e-Azam-e-Hind *(radi Allahu anhu)* in his Qabr Shareef have stated that they were continously wiping out perspiration from the forehead of Mufti-e-Azam-e-Hind *(radi Allahu anhu)* right up to the last minute.

CHARACTER AND HABITS:

"Maangne Waala sub kuch paaye rota aaye hasta Jaaye", "Ye He Unki

حضور مفتی اعظم ہند کی نماز جنازہ کا امام

ثبوت نمبر۶:

JANAZA SALAAH

As he had wished, the Janaza Salah of Mufti Azam Hind (RadiAllahu Ahnh) we performed by Maulana Syed Mukhtar Ashraf Jilani at the Islamia Inter College ground in Bareilly Sharif Two and half Millions (2,500 000) muslims attend his Janazah Salah.

Ref:

www.nooremadinah.net/EnglishBook/Mufti-e-Azam-e-Hind/Muti-e-Azam-e-Hind.asp

۱۲ر نومبر ۱۹۸۱ء بروز جمعرات رات ایک بج کر ۴۰ منٹ پر وصال ہوا۔ ہر طرف صف ماتم بچھ گئی۔ خبر ملتے ہی آنے والوں کا تانتا بندھ گیا۔ جہاز، ریل، بسیں، کاریں جس کو دیکھو بریلی کی طرف رواں دواں ہے۔ ایک سیلاب امنڈ پڑا۔ دیکھتے ہی دیکھتے شہر بھر گیا۔ ہر طرف انسان ہی انسان۔ راستے بند، چہرے اداس۔ ۱۲ر نومبر ۱۹۸۱ء کو بعد نماز جمعہ اسلامیہ کالج (بریلی) کے میدان میں نماز جنازہ ہونے والی ہے گھر سے جلوس جنازہ چلا۔ تین چار میل تک جاں نثار ہی جاں نثار نظر آرہے ہیں۔ زیب سجادۂ کچھوچھہ شریف، شاہ مختار اشرف اشرفی جیلانی فرائض امامت کے لئے موجود ہیں۔ نماز کے لئے صف بندی ہو رہی ہے۔ انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا ایک سمندر ہے جو نماز کے لئے حاضر ہے۔ اشکبار آنکھوں کے ساتھ نماز جنازہ ہوئی۔ جلوس جنازہ واپس کوچۂ جاناں کی طرف چلا اور پھر اس جسم نازنین کو والد ماجد امام احمد رضا کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ہاں

تاجدار اہلسنت رضا اکیڈمی

ایک محتاط اندازے کے مطابق دس لاکھ جاں نثار شریک تھے، جو ہند و بیرون ہند سے شرکت کے لئے آئے تھے۔

Namaz e Janazah

صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کا تعزیتی پیغام لے کر سفیر پاکستان حاضر ہوئے اور ہندوستان کے سابق صدر فخر الدین علی احمد ... حاضر ہوئیں۔

Proof No:07

مسلمان تو مسلمان، غیر مسلموں نے بھی اس سوگ میں حصہ لیا اور سوگواروں کی ضیافت کی۔ بازاروں میں کڑھاؤ، چڑھاوے اور صدائے عام دیدی۔

۱۷۰

حضور مفتی اعظم ہند کی نماز جنازہ کا امام

ثبوت نمبر۷:

۱۲ نومبر ۱۹۸۱ کو بعد نماز جمعہ اسلامیہ کالج (بریلی) میدان میں نماز جنازہ ہونے والی ہے گھر سے جلوس چلا تین چار میل تک جاں نثار نظر آرہے تھے۔ زیب سجادہ کچھوچھہ شریف، شاہ مختار اشرفی جیلانی فرائض امامت کے لئے موجود ہیں۔ نماز کے لئے صف بندی ہو رہی ہے انسانوں کا ٹھاٹھے مارتا ہوا ایک سمندر ہے جو نماز کے لئے حاضر ہے۔ اشکبار آنکھوں کے ساتھ نماز جنازہ ہوئی۔

بحوالہ: تاجدار اہلسنت مطبوعہ رضا اکیڈمی صفحہ ۱۷۰

جب وہ نگاہوں سے روپوش ہوئے تو دنیا چیخ پڑی۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق

حضور مفتی اعظم ہند کی آخری خواہش تھی کہ میری نماز جنازہ آل رسول فرزند غوث اعظم پڑھائے رب کریم نے اپنے فضل و کرم سے پوری فرمادی۔ اور فرزند غوث الثقلین سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ سرکار کلاں مولانا سید مختار اشرف اشرفی الجیلانی دامت برکاتہم العالیہ کو کچھوچھہ شریف سے بریلی شریف پہونچادیا۔ جس خدا کی رضا میں حضور مفتی اعظم ہند نے اپنی ساری زندگی گذاردی۔ وہ خدا حضور مفتی اعظم ہند کی رضا کی تکمیل کو

۱۷۹

اپنے ذمہ کرم میں کیوں نہ رکھتا؟

الختصر جس پہلو اور جس گوشے سے دیکھا جائے اس اعتراف کے بغیر چارہ کار نہیں کہ حضور مفتی اعظم ہند کی ذات قدسی صفات پر رب کریم کی بے حد نوازشیں تھیں۔ اس کا فضل خاص ہمیشہ ان پر سایہ ... والوں میں رکھا جن کا راستہ ہی سیدھا راستہ ہے۔

سیدھے راستے کی تلاش میں سرگرداں رہنے والو! آؤ صراط مستقیم کو حضور مفتی اعظم کی شکل و صورت میں دیکھ لو

حضور مفتی اعظم ہند کی نماز جنازہ کا امام

ثبوت نمبر۸:

حضور مفتی اعظم کی آخری خواہش تھی کہ میری نماز جنازہ آل رسول فرزند غوث اعظم پڑھائے ۔رب کریم نے اپنے فضل و کرم سے پوری فرمادی اور فرزند غوث الثقلین، سجادہ نشین آستانہ عالیہ ،اشرفیہ سرکار کلاں مولانا سید مختار اشرف اشرفی الجیلانی دامت برکاتہم العالیہ کو کچھوچھہ شریف سے بریلی شریف پہونچادیا۔ جس خدا کی رضا میں حضور مفتی اعظم ہند نے اپنی ساری زندگی گزاردی وہ خدا حضور مفتی اعظم کی رضا کی تکمیل کو اپنے ذمہ کرم کیوں نہ رکھتا؟؟؟؟

بحوالہ: تاجدار اہلسنت مطبوعہ رضا اکیڈمی صفحہ ۱۷۹

افسوس کہ عرب و عجم کا یہ فقید المثال مرشد و شیخ طریقت شب پنجشنبہ ۱۴ رمحرم الحرام ۱۴۰۲ھ مطابق ۱۲ رنومبر ۱۹۸۱ء ایک بجکر چالیس منٹ پر مسلمانان عالم اور کروڑوں عقیدت مندوں کو اچانک داغ مفارقت دے گیا۔ بی بی سی لندن، آل انڈیا ریڈیو پاکستان ریڈیو اور اخبارات ورسائل نے اس المناک و وحشت ناک حادثہ کی خبر ساری دنیا میں پھیلا دی۔ جس سے مسلمانوں پر ایک بجلی سی گر پڑی اور سوداگروں کے قافلے بریلی کی جانب چل پڑے کاروں، بسوں، ٹرینوں اور ہوائی جہازوں سے علماء وفضلاء مختلف ممالک کے سفراء ونمائندگان حکومت تقریباً دس لاکھ کی تعداد میں جمع ہو گئے۔ تین بجکر بیس منٹ پر بعد نماز جمعہ اسلامیہ کالج بریلی کے وسیع وعریض میدان میں حضرت مولانا سید مختار اشرف صاحب مدظلہ سجادہ نشین سرکار کلاں کچھوچھہ مقدسہ ضلع فیض آباد نے نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد خانقاہ عالیہ رضویہ میں حضرت فاضل بریلوی کے پہلو میں آپ کو سپرد لحد کیا گیا۔ جہاں سے انوار و تجلیات کا ہجوم سر سے مشاہدہ کرتے زبان حال پکار اٹھی۔

تاجدار اہلسنت رضا اکیڈمی ص 253

Proof No. 09

نصیب تیرا چمک اٹھا دیکھ

عرب کے چاند لحد کے سرہانے آئے ہیں

ماہنامہ استقامت کانپور ۱۹۸۳ء

☆☆☆

حضور مفتی اعظم ہند کی نماز جنازہ کا امام

ثبوت نمبر ۹:

تین بجکر بیس منٹ پر بعد نماز جمعہ اسلامیہ کالج بریلی شریف کے وسیع عریض میدان میں حضرت مولانا سید مختار اشرف صاحب مدظلہ سجادہ نشین سرکار کلاں کچھوچھہ مقدسہ ضلع فیض آباد نے نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد خانقاہ عالیہ رضویہ میں حضرت فاضل بریلوی کے پہلو میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔

بحوالہ: تاجدار اہلسنت مطبوعہ رضا اکیڈمی صفحہ ۲۵۳
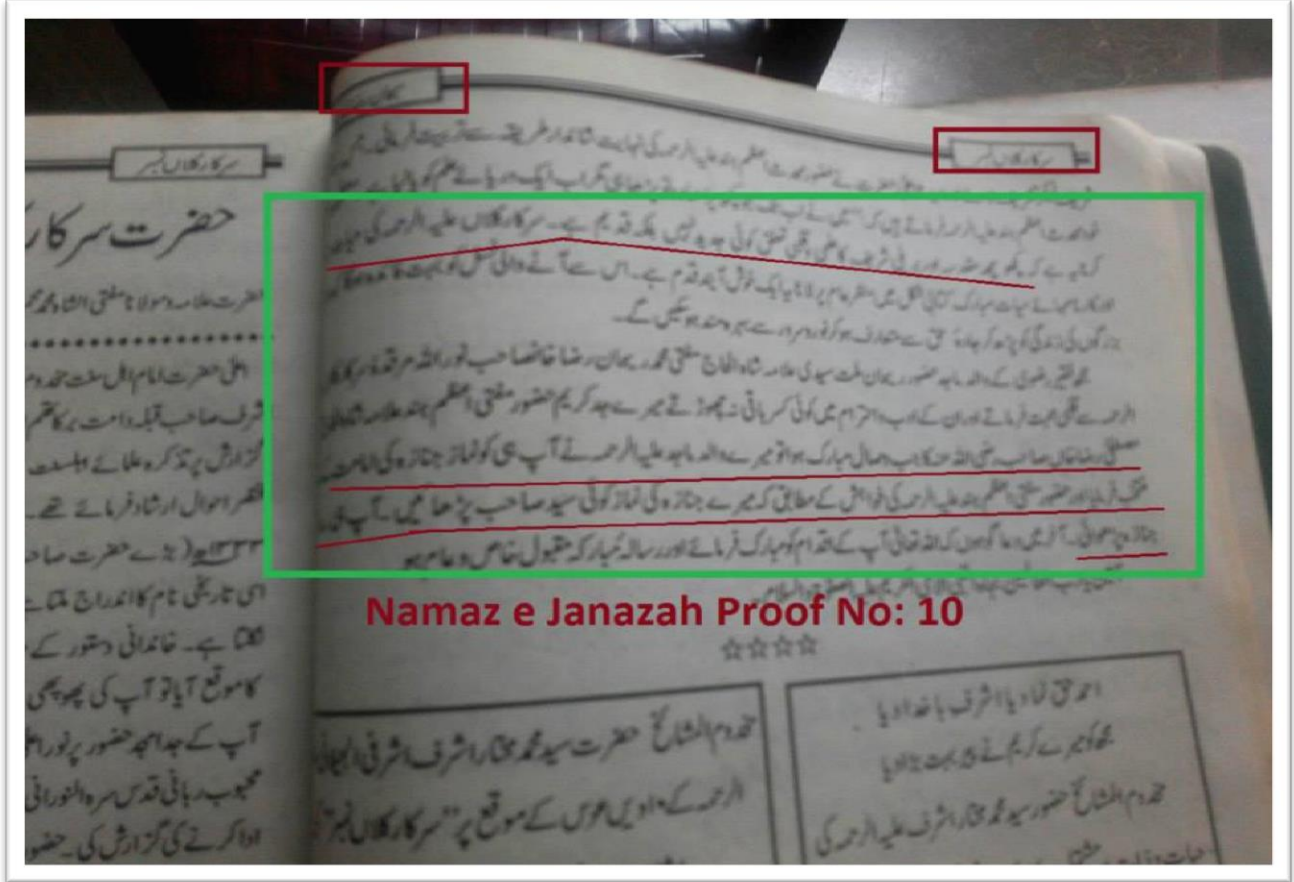
حضور مفتی اعظم ہند کی نماز جنازہ کا امام

ثبوت نمبر ۱۰:

میرے جد کریم حضور مفتی اعظم ہند علامہ شاہ الحاج مفتی مصطفی رضا خاں رضی اللہ عنہ کا جب وصال ہوا تو میرے والد ماجد علیہ الرحمہ نے آپ ہی کو نماز جنازہ کی امامت کے لئے منتخب فرمایا اور حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی خواہش کے مطابق کہ میرے نماز جنازہ کی سید صاحب سے پڑھائیں اور آپ ہی سے نماز جنازہ پڑھوائیں۔ آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اقدام کو مبارک فرمائے اور رسالہ مبارکہ مقبول خاص وعام ہو۔

حوالہ : علامہ سبحانی میاں بریلی شریف کتاب سرکار کلاں نمبر

مفتیٔ اعظم ہند
کی نماز جنازہ میں پانچ لاکھ نمازیوں کا اژدہام
اور ان کا منتخب امام

ماہنامہ "استقامت" ڈائجسٹ کانپور کے "مفتیٔ اعظم ہند نمبر" میں مولانا محمد انتخاب قدیر صاحب نعیمی قدیری، مفتی اعظم ہند کے مقدس جنازے کا آنکھوں دیکھا حال لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ.. تاریخ میں شاید کسی مذہبی پیشوا کے جلوس جنازہ اور نماز جنازہ میں اتنا جم غفیر فقیر قدیری نے آجتک دیکھا ہے اور نہ سنا ہے اسی اثنا میں نائب مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا اختر رضا خاں صاحب ازہری مدظلہ العالی کو نماز جنازہ پڑھانے کیلئے جنازے تک پہنچانے کا مسئلہ تھا جو بھیڑ کی وجہ سے اہمیت کا حامل تھا یہ خدمت فقیر قدیری نے انجام دی اور نماز جنازہ پڑھانے کیلئے موقع امامت تک پہنچایا۔

اسی اثنا میں معلوم ہوا کہ مخزن اسرار سیادت، معدن انوار ولایت، شیخ المشائخ حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی شاہ سید محمد مختار اشرف صاحب قبلہ اشرفی جیلانی مدظلہ العالی سجادہ نشین سرکار کلاں کچھوچھہ مقدسہ تشریف لاچکے ہیں۔ چنانچہ امامت آپکی طرف منتقل کردی گئی اور تقریبًا سوا تین بجے حضرت صاحب سجادہ قبلہ نے حضور مفتی اعظم ہند قبلہ کے جنازہ مبارکہ کی نماز پڑھائی اور تقریبًا پانچ لاکھ مسلمانوں نے آپکی اقتدا میں نماز جنازہ ادا کی۔ فقیر قدیری نے مکبّر کے فرائض انجام دیئے جبکہ دوسرے مکبّرین بھی یہ خدمات انجام دے رہے تھے۔

(ماہنامہ استقامت ڈائجسٹ کانپور، مفتی اعظم ہند نمبر صفحہ ۵۵۱۔ ماہ مئی ۱۹۸۳ء مطابق ماہ رجب المرجب ۱۴۰۳ھ نومبر سال ہو تو)

Namaz e Janazah
Proof No: 11

حضور مفتی اعظم ہند کی نماز جنازہ کا امام

مولانا محمد انتخاب قدیر صاحب نعیمی قدیری مرادآبادی

ثبوت نمبر ۱۱:

ماہنامہ "استقامت" ڈائجسٹ کانپور کے "مفتی اعظم ہند نمبر" میں مولانا محمد انتخاب قدیر صاحب نعیمی قدیری، مفتی اعظم ہند کے مقدس جنازے کا آنکھوں دیکھا حال لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ........
تاریخ میں شاید کسی مذہبی پیشوا کے جلوس جنازہ اور نماز جنازہ میں اتنا جم غفیر فقیر قادری نے آج تک دیکھا ہے اور نہ سنا ہے اسی اثنا میں نائب مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا اختر رضا صاحب ازہری مد ظلہ العالی کو نماز پڑھانے کے لئے جنازے تک پہونچانے کا مسئلہ تھا جو بھیڑ کی وجہ سے اہمیت کا حامل تھا یہ خدمت فقیر قدیری نے انجام دی اور نماز جنازہ پڑھانے کے لئے موقع امامت تک پہونچایا۔
اسی اثنا میں معلوم ہوا کہ مخزن اسرار سیادت، معدن انوار ولایت، شیخ المشائخ حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی شاہ سید محمد مختار اشرفی الجیلانی مد ظلہ العالی سجادہ نشین سرکار کلاں کچھوچھہ مقدسہ تشریف لا چکے ہیں چنانچہ امامت آپکی طرف منتقل کردی گئی اور تقریباً سوا تین بجے حضرت صاحب سجادہ قبلہ نے حضور مفتی اعظم ہند قبلہ کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور تقریبا پانچ لاکھ مسلمانوں نے آپکی اقتدا میں نماز جنازہ ادا کی۔
فقیر قدیری نے مکبر کے فرائض انجام دیئے جبکہ دوسرے مکبرین بھی یہ خدمات انجام دے رہے تھے۔

حوالہ: ماہنامہ استقامت ڈائجسٹ کانپور

مفتی اعظم ہند نمبر صفحہ ۱۵۵ ماہ مئی ۱۹۸۳ مطابق ماہ رجب المرجب ۱۴۰۳ ہجری

حضور مفتی اعظم ہند کی نماز جنازہ کا امام

مولانا صالح قادری نوری بریلوی غفرلہ منظر اسلام سوداگران بریلی شریف

ثبوت نمبر ۱۲:

سرکار کلاں (سید مختار اشرفی الجیلانی کچھوچھہ مقدسہ) بہت ہی ظاہری و باطنی کے حامل تھے مرشد حق آقائے نعمت محسن گرامی تاجدار اہلسنت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان میں اور حضرت سرکار کلاں میں باہمی محبت وموانست تھی۔ آپ جب بھی بریلی شریف آتے اور حضرت گھر پر موجود ہوتے تو ضرور ملاقات کو آتے اور دونوں بزرگ ایک دوسرے کو عزت دیتے۔ اسی وجہ سے حضرت ریحان ملت علیہ الرحمہ کی خواہش پر حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی نماز جنازہ آپ ہی نے پڑھائی ہے۔ حالانکہ سب جانتے ہیں کہ اس عظیم اجتماع کیسے کیسے اکابر علماء وسادات موجود وحاضر جماعت تھے۔ الحمدللہ یہ راقم السطور بھی نماز جنازہ میں شریک تھا میں نے خود اپنی آنکھوں سے یہ منظر دیکھا تھا۔

حوالہ: ماہنامہ غوث العالم سرکار کلاں نمبر صفحہ ۲۶۲ ماہ اگست ۲۰۰۶

حضور مفتی اعظم ہند کی نماز جنازہ کا امام

از قلم مولانا جابر احمد اشرفی

ثبوت نمبر ۱۳:

نبیرۂ اعلیٰ حضرت کے نزدیک

شہزادہ ریحان ملت حضرت علامہ و مولانا سبحان رضا خاں سجادہ نشین و متولی خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ بریلی شریف لکھتے ہیں کہ سرکار کلاں خانوادۂ اشرفیہ کے ایک مسلم الثبوب فرد کامل تھے ان کی ذات ستودہ صفات محتاج تعارف نہیں سرکار کلاں اپنے معاصرین میں ممتاز حیثیت کے مالک تھے انجمن میں جاذب نظر اور قابل دید شیخ طریقت معلوم ہوتے تھے نہایت وجیہ چہرۂ انور بارعب، سراپا نور، علم و عمل سے معمور و

جو نسبت سرکار دو عالم ﷺ کی برکات لئے ہوئے جس کے متعلق میرے جد کریم مجدد اعظم امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ القوی ارشاد فرماتے ہیں:

تیری نسل پاک میں بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

مجھ فقیر کے والد ماجد حضور ریحان ملت سیدی علامہ شاہ الحاج مفتی ریحان خان صاحب نوراللہ مرقدہ سرکار کلاں سے قلبی محبت فرماتے تھے اور انکے ادب احترام میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے تھے میرے جد کریم حضور مفتی اعظم ہند علامہ شاہ الحاج مفتی مصطفی رضا خاں رضی اللہ عنہ کا جب وصال ہوا تو میرے والد ماجد علیہ الرحمہ نے آپ ہی کو نماز جنازہ کی امامت کے لئے منتخب فرمایا اور حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی خواہش کے مطابق کہ میرے نماز جنازہ کی سید صاحب سے پڑھائیں اور آپ ہی سے نماز جنازہ پڑھوائیں۔

حوالہ: شیخ اعظم ماہ مئی ۲۰۱۲ صفحہ ۸۴ بعنوان "سرکار کلاں ارباب نظر میں "

نوٹ: جہان مفتی اعظم اور دیگر کتب ہمارے پاس پی ڈی ایف فائل میں موجود ہے آپ کو چاہئے تو آپ ہمارے بلوگر، ای میل آئی ڈی، فیس بک، اسکرائبڈ، سلائڈ شیئر اور ٹیلی گرام وغیرہ سے حاصل کرسکتے ہیں۔

اللہ ہم سب کو سچ بولنے اور سچوں کو زمرے میں رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آلِ رسول احمد الاشرفی القادری کٹیہاری
المملکۃ العربیۃ السعودیہ
۲۱/ اگست ۲۰۱۵ بزور جمعہ

Email: aalerasoolahmad@gmail.com
Blogger: http://aalerasoolahmad.blogspot.com